

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 28 نومبر 2014ء

بمطابق 05 صفر 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔
يَحْسَبُونَ الْآخِرَ ابْلَآءًا لِّمَنْ يَأْتِيهِمُ الْآخِرَةُ وَلِآخِرَتِهِمْ الْعَذَابُ الَّذِي لَمْ يَدَّبْدَبُوا بِهِ وَإِنَّ يَأْتِيهِمُ الْآخِرَةُ لَآتِيَةً لِّمَنْ يَأْتِيهِمُ الْآخِرَةُ وَلِآخِرَتِهِمْ الْعَذَابُ الَّذِي لَمْ يَدَّبْدَبُوا بِهِ وَإِنَّ يَأْتِيهِمُ الْآخِرَةُ لَآتِيَةً لِّمَنْ يَأْتِيهِمُ الْآخِرَةُ وَلِآخِرَتِهِمْ الْعَذَابُ الَّذِي لَمْ يَدَّبْدَبُوا بِهِ
وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَآلْيَوْمَ الْآخِرَةِ وَذَكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا ۝ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْآخِرَةَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۝ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا۔

(ترجمہ): (خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں۔ اور اگر لشکر آجائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) گنواروں میں جارہیں (اور) تمہاری خبر پوچھا کریں۔ اور اگر تمہارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم۔ تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔ اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی۔ مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ تو ان میں

بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا
بھی نہیں بدلا۔ وَأَجِزُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: ’کونسیجز آور‘: جناب عبدالکریم صاحب، 1928۔

* 1928 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے صوبے میں حال ہی میں ڈیٹا مانیٹرنگ آفیسرز بھرتی کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کو این ٹی ایس ٹیسٹ اور میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ آسامی کیلئے دی گئی درخواست کنندگان کی

لسٹ فراہم کی جائے، نیز ان میں سے شارٹ لسٹ کئے گئے امیدواروں کی لسٹ اور منتخب شدہ امیدواروں

کی لسٹ بمعہ این ٹی ایس میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) ہاں، صوبے میں آئی ایم یو پراجیکٹ کیلئے

475 ڈیٹا کو لیکشن اینڈ مانیٹرنگ اسٹیشنس (DCMA) بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، ان DCMA کو این ٹی ایس کے ذریعے میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) درخواست کنندگان کی لسٹ، شارٹ لسٹ کئے گئے امیدواروں کی لسٹ اور منتخب شدہ امیدواروں کی

لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عبدالکریم شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، دا اپوائنٹمنٹس شوی

دی آئی ایم یو کبھی او پہ دیکبھی خو ما صرف د پ سترکت صوابی د ریکارڈ

سکروٹینی کپڑی دہ، توپل 13 کسان چہ دی نو ہغہ دیکبھی اپوائنٹ شوی دی۔ پہ

دہ 13 کبھی چہ دے نو پہ سیریل نمبر 19 اورنگزیب خان سکنہ بیسک، دے پہ

تولہ Criteria باندہ پورہ دے جی، Overall first divisioner دے خو باوجود د

دہ دے د میرٹ لسٹ نہ ایستلے شوے دے او کلہ چہ ما دا کوئسچن اسمبلی تہ

راؤرو نو تقریباً خلور خلور نیمہ میاشتی پس اجلاس را او غوبنتے شو او دہ

برخوردار سرہ ما رابطہ او کپہ چہ بھئی تہ ولہ نہ ئی دغہ شوے؟ نو ہغہ او وئیل

چہ یرہ زما یقین نہ راتلو چہ یرہ پہ میرٹ کبھی نو خکہ ما نور کوشش نہ دے

کپہ۔ ما وئیل بھئی تہ خو پہ میرٹ کبھی راخہ پہ سیریل نمبر 19 او د دہ د این تہ

ایس مارکس 76 دی او Throughout چہی دے نو زما دا دغه دے چہی زما دا کوئسچن د کمیٹی تہ واستولے شی چہی د دہی سکروپتی اوشی چہی یرہ د دہی دیارلسو کسانو کبہی دا یو کس چہی کوم د میرٹ خلاف ورزی شوہی دہ چہی دا چا کپہی دہ او چہی د هغه چہی خہ کارروائی وی چہی د هغہی دغه اوشی۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سراج الحق، امیر جماعت اسلامی ایوان میں تشریف لائے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب کو بہت بہت ویلکم جی، You are most welcome۔ (تالیاں) خوش آمدید جی۔

جناب عبدالکریم: زہ سراج صاحب تہ پخیر راغلیے وایم نو دا سپیکر صاحب! د میرٹ Violation شوے دے او زما دا خواست دے چہی دا د کمیٹی تہ واستولے شی چہی د دہی چہان بین اوشی۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ د ممبر صاحب خواهش دے چہی دا د کمیٹی تہ لا پر شی او وائی چہی د میرٹ Violation شوے دے نو زہ ئے بالکل نہ Contest کومہ، زہ وایم کہ د میرٹ Violation شوے وی نو کہ دوئی نہ وائی، زہ ورتہ وایم چہی دغه تہ لا پر شی، کمیٹی تہ لا پر شی او چہی زما پکبہی خپل خہ دغه نشته چہی چا پکبہی غلطی کپہی دہ چہی هغه تہ سزا ملاؤ شی، بالکل د کمیٹی تہ لا پر شی، زہ ئے بالکل نہ Defend کوم۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 1955, Mehmood Ahmad Khan, sorry 1929, Abdul Karim.

* 1929 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ کے ہر ضلع میں ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع صوابی، مردان، نوشہرہ، دیر اور لوئر میں ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد حلقہ وائرز فراہم کی جائے، نیز ایک ہائر سیکنڈری سکول کتنی یونین کونسلز پر مشتمل ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

ہائر سیکنڈری سکولوں کی حلقہ وائرز تعداد		ضلع	
حلقہ نمبر	سکولوں کی تعداد		
پی کے - 23	06	مردان	
پی کے - 24	01		
پی کے - 25	05		
پی کے - 26	05		
پی کے - 27	03		
پی کے - 28	04		
پی کے - 29	05		
پی کے - 30	04		
پی کے - 12	03		نوشہرہ
پی کے - 13	06		
پی کے - 14	02		
پی کے - 15	05		
پی کے - 16	02		
دیر لوئر میں کل چار صوبائی حلقے ہیں جن میں		دیر لوئر	

ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 30 ہے۔		
دیر اپر میں کل تین صوبائی حلقے ہیں جن میں ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد آٹھ ہے۔		دیر اپر
03	پی کے۔ 31	صوبائی
03	پی کے۔ 33	
01	پی کے۔ 34	
07	پی کے۔ 35	
03	پی کے۔ 36	

ہائر سیکنڈری سکولوں کی اپ گریڈیشن یونین کونسل لیول پر نہیں ہوتی بلکہ یہ Feasibility کی بنیاد پر ہوتی ہے، جو بھی ہائی سکول Feasible ہوتا ہے وہی سکول اپ گریڈ ہو کر ہائر سیکنڈری کا درجہ پاتا ہے۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھنے میں ما دا یو شو ضلعی مردان، نوبنار، دیر لوئر، دیر اپر، صوابی، دیکھنے میں مختلف Constituencies کنہی ما د ہائر سیکنڈری سکولوں نو ڈیٹیل غوبنتے دے نو زما حلقہ پکنہی یو ہائر سیکنڈری سکول لری، نو زما خواست دے چہ منسٹر صاحب د زما حلقہ پلہ ہم توجہ ورکری او چہ کوم خائے کنہی Feasibility بنہ وی نو مہربانی د راسرہ او کری۔

جناب سپیکر: عطف خان۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! پہ دے کوئسچن کنہی زما یو سپلیمنٹری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، بیٹنی صاحب! دا پہ ورومی خل بانڈی پاخیدلی دے۔

جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب۔ دا کوم کوئسچن چہ زمونہ ورور کرے دے، دا کوئسچن زما ہم دے۔ زما پہ ضلع کنہی خالی فیمل ہائر سیکنڈری سکول ورکنہی شتہ نہ، پہ دیکھنے نئے دلته لیکلی دی چہ کوم خائے Feasible وی کنہ او میل ایک یو دے پہ گل امام کنہی او پہ گوملے کنہی یو میل

دے ، ہغہ اندر کنستیر کشن دے۔ مونر منستیر صاحب تہ دا خواست کوؤ چہی تاسو کوم پہ Need basis باندہی خبرہ کوئی، مہربانی او کپڑی تاسو ضلع تانک تہ ہم دغہ شان توجہ ور کپڑی خنگہ چہی زمونر دہی ملگری خبرہ او کپڑہ۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! زما یو سپلیمنٹری دے۔

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: مہربانی۔ کہ تاسو سر! او گورئی، دا دیر لوئر او دیر اپر پہ نورو حلقو کبہی ڊیٹیل ور کپڑے شوے دے او دیکبہی ئے صرف دا وئیلی دی چہی دیر لوئر کبہی 30 سکولونہ دی او پہ دیر اپر کبہی چہی کوم دے نو ہغہ ہم پہ دوارو کبہی ئے تعداد نہ دے ور کپڑے نو د دہی مطلب دا دے چہی دا خبرہ ئے معمہ پریہنی دہ۔ پکار دہ چہی د ہرہی حلقہ پتہ لگیدلہی وے چہی پہ دہی حلقہ کبہی شو سکولونہ دی، پہ دیکبہی خومرہ دی؟ نو زما د منستیر صاحب نہ دا درخواست دے چہی د دہی ڊیٹیل کہ بفرض محال دا سوال کمیٹی تہ لار شی او زہ پکبہی راشم او معلومات اوشی چہی پوزیشن خہ دے۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

جناب اعظم خان درانی: سپیکر صاحب! زما یو سپلیمنٹری دے پہ دہی کوئسچن کبہی۔

جناب سپیکر: سپلنٹری، لاسٹ۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، خنگہ چہی تاسو او وئیل پہ دہی سوال کبہی کوم خنگہ جواب ئے ور کپڑے دے چہی دا د یونین کونسل پہ لیول باندہی نہ وی، دغہ شان توپئی چہی کوم دہ نو ہغہ ایم سی دہ او تقریباً د 60 ہزار آبادی دغہ دے او ہغلته کبہی د میل ہائر سیکنڈری سکول لکہ نشته خو خومرہ لکہ د افسوس خبرہ دہ چہی ہغہ د سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان کلے دے او چہی د ہغہ ڊیر لوئی خدمات دی د تعلیم د پارہ، د ہغہ پہ کلی کبہی لکہ مطلب مہی دا دے د پاکستان جو ریڈو نہ مخکبہی لکہ ہغہ ہائی سکول وواو ہغہ لہ چا دغہ نہ دے ور کپڑے خو ورسرہ چہی کوم لکہ دیہات دی نو ہغلته کبہی ڊگری کالجی جوڑی شوی دی او ہائر سیکنڈری سکولونہ او پہ توپئی کبہی

Proper لکھ 60 ہزار آبادی دہ او ایم سی ہم دہ خود ہغی د پارہ میل کبھی لکھ
د غہ نشتہ نو زما منسٹر صاحب تہ د غہ دے چي لکھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان! عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! زیاتو حلقو کبھی چونکہ
د سکولونو Requirement ڊیر زیات دے نو د ہرې حلقې نہ خامخا د ممبرانو دا
خواہش وی چي یرہ زما پہ حلقہ کبھی د ہم زیات نہ زیات سکولونہ جوڑ شې او
زیات نہ زیات اپ گریڈیشن ہم اوشې خو چونکہ Limited وی، ہغہ نمبر ڊیر
Limited وی نو د ڊي پہ وجہ باندي ہغې کبھی مشکلات راعی او خنگہ دا اوس
خبرہ اوشوہ او خلور ممبران صاحبان راپاخیدل چي یرہ مونږ تہ ہم راکړئ، نو
بالکل خبرہ دوئ او حقیقت کبھی Requirement ہم دے، ڊیرو ځایونو کبھی
Requirement دے۔ پہ ہغې کبھی بہ داسې کار او کړو چي اوس خو چي کوم
ډائریکٹیوز تلی دی یا کوم ڊسٹری بیوشن شوے دے، بعضې وخت کبھی داسې
اوشې چي پہ ہغہ حلقہ کبھی د اپ گریڈیشن د پارہ ہغہ حلقې والا تہ ځائې
Suitable ملاؤ نشی ځکہ چي د ہغې کوم Area requirement وی، ہغہ سکول
اپ گریڈ کیږی نو ایریا ہم ورتہ خامخا سیوا ورکول غواړی نو ہغوی تہ ایریا
سیوا ملاؤ نشی، د ہغې بہ بیا مونږہ Redistribution کوؤ نو پہ ہغې کبھی بہ د
ڊي ممبرانو صاحبانو او گورو چي کہ ہغې کبھی داسې وی چي ہغې کبھی چي
کوم ځائې کبھی ځائې نہ ملاویږی نو ہغہ بہ ان شاء اللہ تعالیٰ مونږہ ڊي ممبرانو
صاحبانو تہ د غہ کړو۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کریم خان! کریم خان۔

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب! چي زہ کوم سکولونہ بہ بنائم ان شاء اللہ ایریا بہ
ورسره وی او پہ Strength بہ ہم برابر وی، ستاسو پہ فزیبلٹی بہ وی۔ ڊیرہ
مہربانی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔ محمود احمد خان، 1955۔

* 1955 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تعلیم نے گزشتہ آٹھ ماہ کے دوران ضلع ٹانک میں مختلف آسامیوں پر بھرتی کیلئے اخبارات میں تشہیر کی تھی جس کیلئے درخواستیں بھی طلب کی گئی تھیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ آسامیوں کی تشہیر کب کی گئی، کس تاریخ کو ٹیسٹ و انٹرویو کا انعقاد ہوا تھا، اخباری تراشہ کی نقل فراہم کی جائے، نیز (Employees Sons) ملازمین کے بچوں اور معذور افراد کے کوٹے کی تفصیل اور مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کو التواء میں رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، ضلع ٹانک میں مختلف آسامیوں پر بھرتی کیلئے اخبارات میں اشتہار ہوا تھا لیکن اسے بعد میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔

(ب) ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹیں این ٹی ایس کے ذریعے مشتہر ہو چکی ہیں اور سکریننگ ٹیسٹس بھی این ٹی ایس کے ذریعے ہوئے ہیں اور میرٹ لسٹ کے مطابق تعیناتی بھی عمل میں لائی گئی ہے۔ معذور افراد کیلئے دو فیصد کوٹہ جبکہ Employees sons میں کلاس فور کیلئے 25 فیصد کوٹہ مختص ہے۔

جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب۔ دا کوئسچن ۲ پر زور کوئسچن دے، بیا پہ مینج کبھی Lapse شو بیا راغلو۔ ما سپیکر صاحب! دیکبھی خالی دا غوبنتی دی چھی کوم پوسٹونہ ہغلتنہ پہ تانک ضلعی کبھی ایڈورٹائز شوی وو، دا خوئے نور د استاذانوور کبھی راکری دی، د جونئیر کلرک چھی ہغھی کبھی پینخہ پوسٹونہ ایڈورٹائز شوی وو، ہغھی کبھی ئے دوہ پہ Son quota اولگول، درې دغسپی خالی پاتپی شوی وو، ما سرہ ہغہ 'مشرق' اخبار ہم شتہ، منسٹر صاحب تہ بہ ئے او بنائم۔ زہ خالی دا ورتہ ریکویسٹ کوم، دوئی وائی چھی مونبرہ ئے پہ این تھی ایس کوؤ، دیکبھی تقریباً سر! یونیم کال اووتلو، دا د 2013 خبرہ دہ، پہ جون کبھی ایڈورٹائز شوی دی چھی کلہ بہ دوئی این تھی ایس کبھی ایڈورٹائز کوی او تر کلہ پورې دوئی دغہ ارادہ لری؟ او د دې سرہ یو بلہ خبرہ کوم د دې کوئسچن نہ علاوہ۔ یو سکول دے سر، Non ADP School دے غوبنتے دے فیملیل سائڈ کبھی چھی کوم یونین کونسل کبھی د فیملیل مڈل سکول نشتہ، ہغوی مونبرہ تہ فزیبلٹی راکرہ، ہغہ فزیبلٹی د فیملیل ۲ پیار تہمنت تیارہ کرہ لیکن بعض دوئی والا کسان دی، ہغلتنہ پریشر پرې اچوی چھی تاسو بہ دا نہ کوئی خکہ چھی دا بہ زمونبر

په طبع باندې کيږي او چې کوم حکومت رولز ورکړي دي، د هغې مطابق هغه پوره دے۔ منسټر صاحب ته دا خواست کوؤ چې په ديکبني د سياسي هغه نه راولي، هغه Non ADP scheme دے چې هغه هم د فيميل او مډل سکول په هغه يونين کونسل کبني نشته او په قانون پوره دے خو لهدا هغه د پريشر لاندې هغه فيميل راځي، هغه دوي والا څه کسان دي هغلته چې هغه ئے Pressurise کوي چې ته به دا سکول نه ورکوي۔

جناب سپيکر: عاطف خان!

وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم: سپيکر صاحب! د دوي کوم اوريجنل سوال ووتاسو به کيدے شي اخبارونو کبني چا کتلي هم وي، 5515 Posts نور ايډورټائز شو، د څه ضلعو ايډورټائز شو او څه په پراسيس کبني دي، نوان شاء الله تعاليٰ د هغې پراسيس شروع شو، اشتهار ئے راغے، 5515 يو څو ورځو کبني هغه به هم کوشش کوؤ چې څومره زرتزره نو د دي سره به هم کافي حده پورې دغه مسئله حل شي۔ بل تاسو د دي سکول دا نوم ما ته اووايي چې دا کوم سکول دے چې کوم تاسو وائي چې يره څه په سياسي بنياد باندې څوک دغه کوي، په هغوي باندې يا پريشراچوي هغه به ان شاء الله تعاليٰ دغه خبره به پکبني نه وي چې څه جائز وي، هغه به ورسره کوؤ ان شاء الله نوم ئے راته تاسو اووايي جي۔ مهرباني۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپيکر!

جناب سپيکر: بيٺي صاحب۔

جناب محمود احمد خان: په شيخ اوتار يونين کونسل کبني مډل سکول نشته دے، د جينکو Non ADP scheme، پوره سوله يونين کونسل دي، سوله يونين کونسلو کبني پندرہ يونين کونسل کبني دا مډل سکولونه شته۔ دا يو يونين کونسل داسي دے چې ديکبني مډل سکول نشته۔

جناب سپيکر: دا کوم ځائي دے؟ دا عاطف خان وائي چې کوم۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: شيخ اوتار، يونين کونسل شيخ اوتار، دا يونين کونسل دے، اوتار۔

جناب سپیکر: لیکلپ ورکرہ، تھیک دہ۔

جناب محمود احمد خان: چلو لیکلپ بہ ورکرہ، نہ دے پرا بل۔ اوس ہغہ کنبی ہغہ پریشر اچوی چپ تاسو لہ دغہ یونین کونسل کنبی نہ کوؤ، زما یونین کونسل کنبی پرپ کیدو، نو ہلتہ Already یو یونین کونسل کنبی مدل سکول شتہ۔ بیا ولپ پریشر اچوی چپ پہ Need basis باندپ خبرہ کوؤ پہ میرت باندپ، کم از کم دا د بیا پہ میرت باندپ اوشی۔

جناب سپیکر: محمود خان! نوم ورتہ لیکلپ ورکرہ، ہغہ وائی چپ زہ بہ ئے درتہ ان شاء اللہ او کر۔

جناب محمود احمد خان: بالکل بہ ئے ورکرہ سپیکر صاحب، تا تہ بہ ئے درکرہ او دہ تہ بہ ئے ورکرہ چپ عمل پرپ اوشی۔ تھیک شوہ سر۔

جناب سپیکر: تھیک دہ۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح شوہ جی، تھیک شوہ۔

جناب سپیکر: کونسن نمبر 1879، اعظم خان درانی۔

* 1879 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کر م ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بنوں میں گورنمنٹ کالج مردانہ و زنانہ کی تعداد کیا ہے؛

(ب): مذکورہ کالجوں میں خالی آسامیوں کی تعداد بتائی جائے، نیز حکومت کب تک ان خالی آسامیوں کو پر

کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) ضلع بنوں میں گورنمنٹ کالج برائے مردانہ آٹھ

اور زنانہ کی تعداد چار ہے۔

(ب) ضلع بنوں کے مردانہ کالجوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹوٹل	B-17	B-18	B-19	B-20	لیبارٹری اسٹنٹ	کلریکل سٹاف	کلاس فور
16	0	15	01	0	02	04	03

1- گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ

کالج بنوں								
0	01	0	0	0	05	0	05	2- گورنمنٹ کالج نمبر بنوں
02	0	01	0	0	05	0	05	3- گورنمنٹ کالج غوری والا بنوں
0	02	0	01	0	05	0	06	4- گورنمنٹ کالج سکندر خیل بالا بنوں
0	01	0	0	03	08	0	11	5- گورنمنٹ کالج کھی بنوں
0	01	0	0	0	03	0	03	6- گورنمنٹ کالج ڈو میل بنوں
0	01	0	0	0	05	0	05	7- گورنمنٹ کالج مش خیل بنوں
0	01	0	0	0	0	0	0	8- گورنمنٹ کالج انڈی جالندر بنوں

ضلع بنوں کے زنانہ کالجوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے

کلاس فور	کلریکل سٹاف	لیبارٹری اسسٹنٹ	B-20	B-19	B-18	B-17	ٹوٹل	
01	0	03	0	02	03	0	05	1- گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گریڈ کالج بنوں
01	01	02	0	03	03	0	06	2- گورنمنٹ گریڈ کالج منڈان بنوں
01	01	0	01	0	02	0	03	3- گورنمنٹ گریڈ کالج سورانی بنوں
01	02	03	0	0	04	17	21	4- گورنمنٹ گریڈ کالج کھی بنوں

BPS-17 کی خالی آسامیاں بذریعہ پبلک سروس کمیشن پر کی جائیں گی جن پر کمیشن میں کام جاری ہے جبکہ گریڈ 18، گریڈ 19 اور گریڈ 20 کی خالی آسامیاں بذریعہ پبلک سروس کمیشن / پروموشن پر کی جائیں گی جس پر کام شروع ہے۔ چونکہ صوبائی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتیوں پر کافی وقت لگتا ہے اسلئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے حال ہی میں عارضی بنیاد پر ضلع بنوں کے مردانہ و زنانہ کالجوں میں اساتذہ کی خالی آسامیوں پر 36

میل اور 22 فی میل بچنگ اسسٹنٹس بھرتی کئے ہیں جبکہ منسٹریل/کلاس فورس کی خالی آسامیاں مروجہ پالیسی کے تحت جلد پوری کی جائیں گی۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ "مذکورہ کالجوں میں خالی آسامیوں کی تعداد بتائی جائے، نیز حکومت کب تک ان خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟"۔ جناب سپیکر! میں اس سے مطمئن ہوں، جو جواب آیا ہے اس سے میں مطمئن ہوں، مطمئن ہوں سر، اس سے۔

جناب سپیکر: کونسل نمبر 1956، محمد شیراز خان۔

جناب اعظم خان درانی: نہیں جی، 1930 میرا ہے جی کونسل۔

جناب سپیکر: سوری، 1930، اعظم درانی صاحب!

* 1930 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت سکولوں کی مرمت، تزئین اور آرائش کیلئے پی ٹی سی فنڈز مہیا کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈز دینے کا طریقہ کار کیا ہے، نیز ضلع بنوں کے سکولوں

کو مذکورہ فنڈز سے گزشتہ دو سالوں میں کتنی رقم دی گئی ہے، ہر ایک سکول کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ خزانہ کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق پانچ ہزار روپے برائے Petty repair اور مبلغ دو ہزار

روپے کلاس روم کنزیوم ایبل (Consumable) فی کمرہ کے حساب سے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ

جہاں ضرورت ہو وہاں Need base پر رقم دی جاتی ہے۔

گزشتہ دو سالوں میں دی گئی رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	ہائر سیکنڈری سکولز (مردانہ و زنانہ)	مڈل سکولز	پرائمری سکولز
01	2011-12	56,84,000/-	18,12,000/-	82,92,000/-
02	2012-13	42,13,200/-	15,50,000/-	97,29,400/-

ہر ایک سکول کی الگ الگ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر! "کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت سکولوں کی مرمت، تزئین اور آرائش کیلئے پی ٹی سی فنڈز مہیا کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈز دینے کا طریقہ کار کیا ہے، نیز ضلع بنوں کے سکولوں کو مذکورہ فنڈز سے گزشتہ دو سالوں میں کتنی رقم دی گئی ہے، ہر ایک سکول کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟"۔ جناب سپیکر! مجھے جو جواب ملا ہے، یہ اسی سیشن میں تھا، مجھے ایک جواب ملا ہے، -04-09-2012 کا، ایک یہ جواب ہے، ایک میرے پاس 04-09-2012 کا دوسرا جواب ہے، ایک کونسلر کے دو جوابات آئے ہیں، میں کس کو تسلیم کروں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پتہ نہیں، آپ۔۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: دونوں Different ہیں جی۔

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! سیکرٹری صاحب! یہ بات کیسے ہو سکتی ہے؟ اوکے۔ عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: زہ ورتہ وئیلی شم، ما سرہ خو ہم دغہ یو جواب دے کوم چپی Circulate شوے دے، د دویم جواب خو ما تہ پتہ نشتہ چپی دویم جواب د دوئی د خہ خیز بارہ کنبی دے خو دغہ یو جواب دے جی۔

جناب سپیکر: یو منت۔ اعظم! اعظم بہ خبرہ او کری۔ جی اعظم خان، اعظم خان! تہ داسپی او کرہ دا دغہ نہ، د اعظم خان نہ دا دغہ واخلہ ہلتہ عاطف خان تہ ئے ورا و بنا یہ۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مونہر تہ خو جی Circulate شوے دے، دا ما سرہ چپی کوم دے ہم دا یو جواب دے، دا خوبہ دوئی سرہ چپی دے، دا خو ڍیر زور کاغذ ما تہ بنکاری، ما تہ پتہ نشتہ چپی دا تاسو لہ چا در کرے دے؟ اسمبلی والا در کرے دے، کہ چا در کرے دے، ما تہ خود ڍیپار تہمنت د طرفہ ہم دا یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اعظم خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تولو سرہ باقی زما پہ خیال دا یو دے ، پتہ نشته چھی دا
بل-----

جناب اعظم خان درانی: یہ Date ذرا چیک کر لیں 09-04-2012، اس پہ-----

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شاہ حسین خان!

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ جی چھی پہ الاٹی بہتگرام کبھی یو استاذ دے ، ہغہ د
پی تی سی دا فنڈ د یو سکول نہ او بنکلے دے ، بیا ہغہ ترانسفر شوے دے ، بلہ
میا شت کبھی ئے د بل سکول نہ او بنکلے دے ، دغہ استاذ بیا ترانسفر شوے دے
او د دریم سکول نہ ئے ہم فنڈ او بنکلے دے۔ د ہغہ سکولونو نومونہ چھی دی یو
سکول دے تانگو سر، یو دے فقیر و او یو دے بنجار، ما ایجوکیشن والا تہ دا
کری وو، د دوئی پہ نوٹس کبھی ہم ما راوستی وو خود ہغھی نہ باوجود نہ د ہغہ
استاذ خلاف کارروائی شوئی دہ، نہ د بہتگرام د ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ خلاف او
یو استاذ د دے دریم سکولونو پی تی سی فنڈ او بنکلے دے جی۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اعظم خان!

جناب اعظم خان درانی: اس کو جی کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب اعظم خان درانی: کمیٹی میں۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں؟

جناب اعظم خان درانی: نہیں نہیں، مطمئن نہیں ہوں، اس سے کیسے مطمئن ہو سکتا ہوں؟ کمیٹی میں بھیج
دیں جی اس کو۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ما تہ جی، ممبر صاحب! کہ تاسو ما تہ او وائی چہی ستاسو خہ مطلب دے، دیکھنہی تاسو خہ وئیل چہی خہ مسئلہ دہ پکھنہی؟ خہ ما تہ او وائی۔

جناب سپیکر: جی، درانی صاحب!

جناب اعظم خان درانی: جی جناب، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: مطلب تاسو۔۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: درانی صاحب، درانی صاحب!

جناب اعظم خان درانی: جی، اس جواب میں لکھا ہے "محکمہ خزانہ کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق پانچ ہزار روپے برائے Petty repair اور مبلغ دو ہزار روپے کلاس روم کنزیوم ایبل (Consumable) کی کمرہ کے حساب سے دیئے جاتے ہیں، اس کے علاوہ جہاں ضرورت ہو، وہاں Need base کی بنیاد پر رقم دی جاتی ہے"۔ جناب! آپ اس میں چیک کر لیں، دو لاکھ، تین لاکھ، چار لاکھ اس میں جی ایم پی ایس کو بھی فنڈ جاری کیا ہوا ہے۔ جی ایم پی ایس، مکتب پرائمری سکول کو، اس کو یہ ترمیم و آرائش کیلئے پیسے نہیں دیئے جاتے، اس کو صرف Consumable fund دیا جاتا ہے۔ اس میں کچھ ایسے جی ایم پی ایس ہیں کہ اس میں میرے خیال میں پانچ لاکھ، دس لاکھ، پندرہ لاکھ روپے بھی ہیں لیکن وہ ریکارڈ میں نہیں ہیں، مجھے پتہ ہے اور میرے پاس Proof ہے اس کا۔

جناب سپیکر: عاطف خان! عاطف!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: آپ کی تسلی مطلب آپ اس کو ڈیٹیل میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا مسئلہ ہے، ڈیٹیل میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ کیا ہے؟ اگر دیکھنا چاہتے ہیں، کمیٹی میں ریفر کرنا چاہتے ہیں تو کمیٹی میں ریفر کر دوں، ادھر Detailed پتہ چل جائے گا؟

جناب اعظم خان درانی: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

جناب اعظم خان درانی: ٹھیک ہے جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ہم بھی وہاں بھیج دیتے ہیں۔

جناب اعظم خان درانی: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No-----

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! زما د سوال جواب خو ما ته ملاؤ نشو؟

جناب سپیکر: ستا سوال چپی دے نو هغه خو ضمنی سوال وو، هغه به ورسره ته ملاؤ شپی، هغه ته به بیا دغه ورکړئ کنه۔ عاطف خان! د دہ کوئسچن د دغه، خہ ایشو دہ، تاسو لږ Personally واؤرئ چپی د دہ خہ دغه دہ؟ تھیک دہ کنه جی۔ هغه تاسو، 1956، 1956، (مداخلت) دا Questions settled شی کنه، د دې نه پس به درکړم۔ چلو 1931۔

* 1931 _ جناب اعظم خان درانی: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بنوں میں گورنمنٹ پرائمری، ڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز برائے مردانہ و زنانہ موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کی تعداد اور ہر ایک سکول میں خالی آسامیوں کی تعداد بتائی جائے، نیز حکومت مذکورہ خالی آسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع بنوں میں مردانہ و زنانہ سکولوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

تعداد		کیفیت سکول	نمبر شمار
مردانہ	زنانہ		
10	09	گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکولز	01

40	56	گورنمنٹ ہائی سکولز	02
80	73	گورنمنٹ مڈل سکولز	03
548	595	گورنمنٹ پرائمری سکولز	04
677	734	ٹوٹل	

مذکورہ سکولوں میں خالی آسامیوں کی سکول وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، نیز جہاں تک خالی آسامیوں کو پر کرنے کا تعلق ہے تو این ٹی ایس کے ذریعے مختلف کیڈرز کے 453 مردانہ اور 246 زنانہ کل 699 آسامیوں پر بھرتیاں ہو چکی ہیں جس سے خالی آسامیوں کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے جبکہ باقی ماندہ صوبائی کیڈرز کی خالی آسامیوں پر محکمہ ترقیوں اور تقرریوں کے ذریعے تقرریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔ میں جی مطمئن ہوں اس سے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ اچھا 1956، محمد شیراز خان۔

* 1956 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ 36-PK میں بعض گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولز کافی عرصہ سے غیر فعال ہیں جس کی وجہ سے طلباء و طالبات کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ سکولوں کو فعال کرنے کیلئے ابھی تک کون کونسے اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) حلقہ 36-PK میں ایسا کوئی سکول نہیں ہے جو غیر فعال ہو۔

(ب) جواب جز "الف" میں ملاحظہ ہے۔

جناب محمد شیراز: سپیکر صاحب! ما دیکھنی دا سوال کرے دے چہ "کیا حلقہ 36-PK میں بعض گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کافی عرصہ سے غیر فعال ہیں جس کی وجہ سے طالبات کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے؟"، نو جواب دوئی دا را کرے دے چہ "حلقہ 36-PK میں ایسا کوئی سکول

نہیں جو غیر فعال ہو"۔ سپیکر صاحب، PK-36 کبني جي جي جي پي ايس سيري حسن زئي، دا غير فعال دے۔ دويم نمبر واصف شاه بانده جي جي پي ايس، دا غير فعال دے۔ بيا چڪ سوکيلي جي جي پي ايس، دا غير فعال دے۔ بيا نمبر چار سورے مزغونہ جي جي پي ايس، دا غير فعال دے او سرکوهي پاياں جي جي پي ايس، دا غير فعال دي او مالہ دا جواب ئے راکرے دے چي دا يو سکول غير فعال نہ دے۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: ڊيپارٽمنٽ جو جي جواب تاسو له درڪرے دے چي يره غير فعال پکبني نشته، بهر حال که د ڊيپارٽمنٽ په نظر کبني وے نو بيا پکار نہ ده چي هغه غير فعال وے۔ پکار ده چي په هغې باندي څه ايڪشن اخسته شوه وے، نو آيا يا خودا د ڊيپارٽمنٽ په نظر کبني نہ دي، داتاسو چي Identify کړل، د دي به Specifically مونږه تپوس او کړو چي آيا که دا غير فعال دي نو وږي اوسه پورې بيا په دي باندي، فنکشنل شوي وږي نہ دي؟ ديکبني دوه درې قسم له وي، يو خو هغه فنکشنل سکول وي چي سنگل ٽيچر سکول وي، نو په هغه ورځو باندي چي څوک لاږ شي نو يو استاذ ئے په چهټي باندي وي، بعضي وخت کبني نو د هغې د وچي دا سکول بند وي، څه داسي وي چي Permanent بند وي، څه پکبني ٽيچنگ ستياف نہ وي نو مختلف کيټگريز دي نو تاسو که ماتہ او وائي چي دا کوم کوم سکولونه دي، Specifically د دي به تپوس او کړو او دا د ڊيپارٽمنٽ په نالچ کبني نشته، که په نالچ کبني و و نو Obviously فعال شوي به و و خود ڊيپارٽمنٽ په نالچ کبني به نہ وي، نو که تاسو ئے راتہ او وائي، بالکل به ئے فعال هم کړو او چي د چا ذمه واري ده، هغوي ته به هم د هغې مطابق ان شاء الله تعالیٰ چي خپل دغه ملاويري، سزا ملاويري۔۔۔۔

جناب سپیکر: شيراز خان!

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: يعني دوي د ماتہ او وائي چي کوم Specific سکولونه دي جي۔۔۔۔

جناب سپیکر: شيراز خان!

جناب محمد شیراز: منسٽر صاحب خو خبره صحيح کوی جی خو لکه دوی ته هم دومره علم نشته، لکه زما خو حلقه ده، ما باقاعده د دې تحقیق کرے دے، چرته دوه ٽیچران دی نو یو پکبنی ٽرانسفر شوې ده بله لکه راغلی نه ده خو هلته ډیوتی شوک نه کوی۔ چرته پکبنی شوکیدار چي کوم دے نو هغه پکبنی تالا لگولې ده خو دا پینځه سکولونه چي څنگه تاسو راته، دا زه تاسو له بالکل Written دغه درکولے شم چي دا بالکل غیر فعال دی، لکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا شیراز خان! دغه ته ورکړه، عاطف خان ته ورکړه، دوی به انکوائري اوکړی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میڈم!

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ دا سوال پخپله هم ډیر گډ وډ دے۔ که دویمې حصې ته بیا اوگورئ تاسو نو هغې کبنې وائی چي "اگر جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ سکولوں کو فعال کرنے کیلئے ابھی تک کون کونسے اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟" نو مطلب دوی دا پخپله ایډمټ کړی دی، جواب ورله ورکوی چي جواب جز "الف" میں ملاحظہ ہے، نو مطلب دا دے شته دے، هسې اقدامات ئے اخستے شوی دی چي غیر فعال سکولونه دی۔ بل زه ستاسو اټنشن دې طرف ته راگرخوم چي د دې سره هغه لسټ نشته دے، دوی وائی چي دغه کړی دی خو نشته دے۔ دا دویم سوال ما سره راغے چي هغه لسټ چي دے نو هغه ورومبه سوال چي وو نو هغې کبنې هم لسټ نشته دے، نو دا ځل دا کارروائی چي دے نو د دې اسمبلئ دا څه ډیر غیر تسلی بخش ده او منسٽر صاحب جوابونه هم داسې دغه کوی چي گنې ډیپارټمنټ سره دا ډسکشن په دې باندې هډو شوے نه دے، په دې سوالونو باندې۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ہغہ سوالونہ ئے تھیک نہ راخی سپیکر صاحب! او د دے سرہ سپیکر صاحب! زہ دا ہم خبرہ کوم چے یو زمونہ ہغہ کیڑی نہ، سیشن کیڑی نہ، زمونہ ٲول سوالونہ Lapse کیڑی۔ 36 ورخو کبھی مونہ ایلہ دیارلس Sittings کیڑی دی نو Thursday خو ہڈو شوے نہ دہ د سرہ ٲہ دے سیشن کبھی، نو دا بہ خہ کیڑی؟ دا بہ خنگہ مونہ خوراخو چے خہ کارروائی او کرو او ہغہ چھتیا نی اوشی ٲکبھی مینخ کبھی، دوہ دوہ یو یونو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا قانون او د پروسیجر مطابق بہ ٲول سسٹم چلوؤ چے خہ پروسیجر وے ہغہ بہ ان شاء اللہ Adopt کوؤ۔ کونسننٹ نمبر 1957، محمد شیراز خان!
* 1957 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2008-09 تا 2012-13 کے دوران حلقہ PK-36 کے گورنمنٹ گرلز، بوائز پرائمری، مڈل، ہائی و ہائر سیکنڈری سکولوں کیلئے پی ٹی اے اور ڈی ایف آئی ڈی فنڈ کی مد میں فنڈ دیا گیا تھا؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) پی ٹی اے اور ڈی ایف آئی ڈی فنڈ کی تفصیل بمعہ اکاؤنٹ سٹیٹمنٹ اور نام چیئر پرسن و کمیٹی ممبران سکول وائز، ایئر وائز علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائیں؛

(ii) ڈی ایف آئی ڈی فنڈ کن کن مدوں پر خرچ کیا گیا ہے، نیز بعض سکولوں کے اکاؤنٹس میں پی ٹی اے اور ڈی ایف آئی ڈی فنڈ کی رقم ابھی تک پڑی ہے، مذکورہ فنڈ کیوں خرچ نہیں کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) پی ٹی اے اور ڈی ایف آئی ڈی فنڈ بمعہ اکاؤنٹ سٹیٹمنٹ اور نام چیئر مین، چیئر پرسن و کمیٹی ممبران سکول وائز، ایئر وائز علیحدہ علیحدہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مردانہ سائڈ پر ڈی ایف آئی ڈی فنڈ کی ساری رقم خرچ کی جا چکی ہے اور کوئی بھی رقم خرچ کئے بغیر اکاؤنٹ میں موجود نہیں ہے جبکہ زنانہ سائڈ پر ڈی ایف آئی ڈی فنڈ 16 سکولوں نے ابھی تک خرچ نہیں کیا جن کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! ما دیکھنی چھی کوم تفصیل غوبنتے وو، اصل کبھی ما وئیل کہ دا دغہ ملاؤ شوے دے نو دا کافی Default دے جی چھی دا فنڈ چھی کوم دے سکولونو ته ریلیز شوے دے نوزہ وایم چھی زما دا کوئسچن چرہی بلہی ورخھی ته کھئی نوزہ د دہی ٲول تفصیل به دغہ کرمہ نو خکہ چھی دا ما ته ایلہ نن ملاؤ شوے دے، لکہ اوس دا تاسو بلہ ورخ دغہ کرے وو نو ما به د هغی د پارہ به لکہ تیارے کرے وو نو ما۔۔۔۔

جناب سپیکر: زہ په خبره پوهه نه شوم، عاطف خان! تاسو۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ممبر صاحب جی ٲیتیل غوبنتے وو، ٲیتیل ورتہ Provide کرو، هغه دے وائی چھی زہ ئے گورم نو بس تههیک ده هغی کبھی خو تاسو خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: تههیک شو، اوکے۔ کونسن نمبر 1996، مفتی فضل غفور۔

* 1996 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سوات میں گورنمنٹ ڈگری کالج ینگورہ و تکے عرصہ دراز سے تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے حالانکہ مذکورہ کالج کرایہ کی عمارت میں معیاری تعلیم کو فروغ دے رہا ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالج میں قلیل گنجائش کی وجہ سے اکثر و بیشتر باصلاحیت طلباء یہاں تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کالج میں طلباء کے پڑھنے کیلئے کتنی گنجائش موجود ہے؛

(ii) کالج کی مستقل عمارت کیلئے حکومت کی کیا منصوبہ بندی ہے؛

(iii) طلباء کی نشستیں بڑھانے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) کالج میں کل 480 طلباء کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔

- (ii) کالج کی مستقل عمارت کیلئے 20 کنال کی اراضی خریدی جا چکی ہے جس پر تعمیراتی کام کیلئے صوبائی حکومت 300.870 ملین روپے کی منظوری دے چکی ہے اور تعمیراتی کام شروع ہے۔
- (iii) صوبائی حکومت نے ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن خیبر پختونخوا کے خط نمبر-21852-No. 55/D-3109 بتاریخ 20-07-2010 کو نشستیں بڑھائی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نشستوں کی اڑواڑ تعداد				
سال چہارم	سال سوم	سال دوم	سال اول	کیٹگری
	200		250	سائنس
	150		200	آرٹس
	50		50	کمپیوٹر سائنس
400	400	500	500	تعداد
400+400=800		500+500=1000		کل تعداد
1000+800=1800				مجموعی کل تعداد

موجودہ عمارت میں گنجائش کی کمی کی وجہ سے تمام نشستوں پر داخلہ ممکن نہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ دا ما سوال کرے دے جی د گورنمنٹ ڈگری کالج مینگورہ و تکیے، د هغوی پہ باره کبھی چھی زمونبر سره بعضی ستیو دنتان هلته تلی وو او هغوی وئیل چھی مونبر سره دغه شته دے نو د ناستی گنجائش نشته دے او سیٹونہ زمونبر سره شته دے، نو دا ډیره لویه د افسوس خبره ده او ډاکټر امجد صاحب د سوات پخپله باشنده دے، شاید چھی هغوی زما دا خبره سپورټ هم کری چھی د دومره ډیر لوئی ډسټرکټ د پارہ چھی کوم دے نو په هغی کبھی د هغوی سره سیٹونہ شته دے خود هغوی سره Space نشته دے د هلکانو د ناستی د پارہ، نو د ډی د پارہ که خه بلډنگ ورسره متبادل دا Rented/ hire کیدلے شی نو زما به دا گزارش وی، میری گزارش هوگی

Concerned منسٹر صاحب سے تو میرے خیال میں ڈاکٹر امجد صاحب بھی مجھے سپورٹ کریں گے اس حوالے سے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد، سلیمنٹری۔ ڈاکٹر امجد صاحب!

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ خنگہ چپی مفتی صاحب او وئیل ڈگری کالج مینگورہ و تکے، داد تعلیم یو ڈیرہ بنہ د سٹینڈرڈ ادارہ دہ او پہ پورہ ڈویژن کبئی چپی خومرہ قابل ستیوڈنٹس وی، ہغہ کوشش کوی، د ہغوی والدین کوشش کوی چپی پہ دیکبئی ایڈمشن واخلی، د دپی وچی نہ پہ ہغی بانڈی بیا Burden سیوا شی۔ د دپی وچی مونبر دا وایو چپی ہلتہ کبئی Space نشتہ، چونکہ د ہغی د پارہ زمکہ اخستپی شوپی دہ خو بلڈنگ لا نشتہ نو کہ د ہغوی د پارہ پہ کرایہ بانڈی خواؤ شا کبئی بلڈنگ ملا ویری، و اخستے شی نو ہغہ کوم ماشومان چپی زمونبر کوم کسان ہغی کبئی داخلہ اخستل غواپی نو ہغوی تہ بہ چانس ملاؤ شی چپی بنہ تعلیم حاصل کری، نو پہ دپی بانڈی مونبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! سمجھ آگئی آپ کو، سمجھ آگئی ہے آپ کو؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! یہ اس کالج کے بارے میں کونسپن ہے، اس کے بارے میں ابھی یہ ہے کہ زمین ہو چکی ہے اور کام بھی شروع ہے تعمیراتی اس کالج کے اوپر، اور یہ کرایہ کی ایک بلڈنگ میں ہے اور 480 اس وقت اس کی تعداد ہے جبکہ ہماری Seats وہاں پہ 1800 Sanctioned ہیں اس کالج کیلئے لیکن چونکہ کالج میں گنجائش نہیں ہے اور جیسے ابھی ہمارے آئریبل ممبرز صاحبان نے تجویز دی، میں ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ایک اور اس کے ساتھ ملحقہ نزدیک کرایہ کی بلڈنگ دیکھیں جب تک کہ کالج اپنی اور بیجنل بلڈنگ میں شفٹ نہیں ہوتا، جو Admissions کے اوپر پریشر ہے، اس کو ختم کیا جا سکے اور دوسری بلڈنگ میں مزید Admissions جو ہیں، مزید کلاسز جو ہیں، اس کی ہم یہاں شروع کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ کونسیجین نمبر 2046، مفتی فضل غفور۔

* 2046 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کسی قوم کو بہتر مستقبل کیلئے ماضی کی تاریخ پڑھانا اور سمجھنا ضروری ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام، تاریخ صحابہ، خلفائے راشدین اور تاریخ ہندوستان کا بہت کم حصہ شامل ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ نسل نو کو اپنی عظمت رفتہ یاد دلانے کیلئے تاریخ کے مزید حصے نصاب میں شامل کروانا ضروری ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اس کیلئے کیا اقدامات کر چکی ہے، نیز مزید حکمت عملی کیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ہمارے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام، تاریخ صحابہ، خلفائے راشدین اور تاریخ ہندوستان کے حوالے سے طلباء کی جماعتوں یعنی درجہ بندی، ذہنی استعداد اور عمر کے لحاظ سے مناسب تعلیمی/درسی مواد شامل ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جب نصاب کی تبدیلی (Revision) کا عمل شروع ہوگا تو موجودہ کتب میں اس پہلو کا جائزہ لیا جائے گا، جہاں بھی کمی ہوگی مزید حصے نصاب میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔

(د) موجودہ تعلیمی نصاب قومی سطح پر مرتب کیا گیا ہے۔ اسی نصاب کی روشنی میں درسی کتب مرتب کی گئی ہیں جن کو ایک سال کیلئے این او سی دیا گیا ہے۔ طلباء، اساتذہ اور عوام الناس سے حاصل ہونے والی Feedback کی روشنی میں ان کی تصحیح کی جاتی ہے۔ جن درسی کتب کو اسلام آباد سے این او سی دیا گیا تھا ان پر دوبارہ متعلقہ ماہرین نے نظر ثانی کی ہے اور ان کی سفارشات کی روشنی میں درسی کتب میں تصحیح کی گئی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ دا ڊیر اہم سوال دے جی او زما خپل پوائنٹ آف ویو دا دے جی چھی زمونہ کو م نصاب تعلیم دے ، کو م کتابونہ دی ، د

ستيارت نه واخلي تر ماستر ليول پوري چي خومره ما وئيلي دي جي، زمونڊ تاريخ هغه ضروري حصه کومه چي په ديکيني پکار وه او بالخصوص زه د منستير صاحب په نوٽس کيني راولم، د کوم وخت نه چي د هندوستان د آزادي تحريکونو شروع شوي دي، د سن 1701 نه راولي تر 1947 پوري دغه ډهائي سو ساله تقريباً تاريخ، ډيره کمه معمولي سطحې يو جهلک په هغي کيني بنودلې شوي د حالانکه پکار دا ده چي مونږ د خپل تحريک آزادي هيروگان اوپيژنو چي دا خاوره د چا په لاس کيني وه، د چا نه آزاده شوې ده، دا چا آزاده کړي ده؟ نو زما به دا ريكويست وي چي د بحث د پاره دا کونسچن منظور کړي او دا ډير يو اهمه خبره ده جي د تاريخ نه قومونه د خپل مستقبل لاري متعين کوي، لهندا زما به دا چي کوم دے نو گزارش وي۔ شکرپه جي مهرباني۔

جناب سپيکر: عاطف خان!

وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم: مخکيني هم په دي باندې بحث شوي وو۔ دا Curriculum جي 2006 کيني جوړ شوي وو چي کوم وخت کيني ستاسو د پارټي يو حکومت هم وو او ستاسو پکيني وزير تعليم هم وو، هغه وخت کيني دا National curriculum جوړ شوي وو او د دي Curriculum په Base باندې هم هغه Books راروان دي۔ ديکيني مطلب دا دے چي دا تاسو کوم دغه وايي چي ډيره يا پکيني مونږه څه د تاريخ يا د هغه څه سيوا کړي دي يا کوم شوي نه دي خو په هغه وخت کيني چي کوم Agreed upon دغه وو، ستاسو وخت کيني چي کوم Curriculum جوړ شوي وو، هم هغه شان راروان دے۔ د دي داسې وي چي خبره د دوي تهپيک ده خو په ديکيني د مختلف کلاسونو، د مختلف Chapter د هغه Age د ماشومانو، د هغوي د ذهن مطابق هغه څيزونه پکيني اچولي کيري، نو د دي بالکل چي کله دا چينج کيري يا په دي National Curriculum Authority چي کومه جوړه شوې ده، که هغي کيني چي چينجز راځي نو بيا به د دوي سره مونږه مشوره او کړو خوفي الحال په هغي کيني لا څه چينج نشته، هغه چي کوم هغه وخت کيني 2006 کيني هغه Curriculum decide شوي وو او په هغي کيني چي خومره مناسب څيزونه کنټرل کيدل، هغه پکيني اچولي شوي دي، نور پکيني د هغي نه سيوا کړي يا څه کم کړي نه دي جي۔

جناب سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب۔ جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ منسٹر صاحب جی یقین اوکڑہ چہ زہ د دوی خبری واورم او د دوی دا فراخدلی اوگورم، ما تہ ڊیر زیات اطمینان اوشی خو جناب سپیکر صاحب! خنی خبری داسی وی چہ ہغہ خلاف الواقعہ دی، زمونہ زبان کنبی ورتہ وئیلی کیری یا خلاف الواقعہ وی۔ دا ما سرہ د پینخم جماعت نہ اونیسہ تر تقریباً لسمہ پوری دا ٲول کتابونہ ما سرہ موجود دی، دغو کتابونو کنبی جناب سپیکر صاحب! کہ دغہ دی، بحث تہ بیا منظور کوؤ کہ تاسو ما تہ دغہ نہ کوئی خیر دے بیا بہ زہ لیکلی درکرم، بحث بہ پری اوشی۔

جناب سپیکر: بیا بہ د دہی پراپر نوٹس را کړی، نوٹس بہ را کړی پہ ہغی بانڈی۔

مفتی سید جانان: بحث، زہ بہ نوٹس درکوم چہ بیا بحث تہ د منظور شی جی۔

جناب سپیکر: جی۔ مفتی فضل غفور، 2047۔

* 2047 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد سرکاری تعلیمی اداروں میں نصاب تعلیم کی تشکیل و تبدیلی کا اختیار صوبوں کو دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نصاب تعلیم کیلئے Directorate of Curriculum & Teachers Education کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور صوبوں میں DFID کی طرف سے اس مقصد کیلئے حکومت کو فنڈز بھی مہیا کئے گئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اس مقصد کیلئے بعض رفاہی تنظیموں کی خدمات بھی حاصل کی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس سلسلے میں اٹھائے جانے والے اقدامات کی تفصیلی رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ کا قیام صوبائی سطح پر 1970 میں لایا گیا۔ DFID کی طرف سے اس مقصد کیلئے فنڈز مہیا کرنے کے حوالے سے کوئی علم نہیں ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) موجودہ تعلیمی نصاب قومی سطح پر مرتب کیا گیا ہے، اسی نصاب کی روشنی میں درسی کتب شائع کی گئی ہیں۔ مجوزہ نصاب میں ابھی تک صوبائی سطح پر کوئی تبدیلی عمل میں نہیں لائی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی دا سوال ما کرے دے جی، دا ہم تقریباً تقریباً د ہغی نصاب پہ حوالہ دے او زما پہ خیال باندی کہ منسٹر صاحب مونر پہ دیکھنی لڑ سپورٹ کوی نو دے مخکبنی کوئسچن کبنی جواب مونر تہ دا راکرے شوے دے چے دیو کال د پارہ دا چے کوم درسی کتابونہ دی، دا شائع شوی دی او این او سی دیو کال د پارہ ملاؤ دہ، پہ دے باندی بہ دعوام الناس، د سٹوڈنٹس د ہغوی Feedback راشی، د ہغی نہ وروستو بہ بیا د Continue یا ساتل کیری یا پہ دیکھنی Revision کیری۔ زما پہ خیال باندی کہ Revision کیری نو پہ ہغہ موقع باندی پکار دہ چے د ہغی د پارہ د اوس نہ سرے خہ Recommendations او دغہ چے کوم دے نو ہغہ تیار کیری او پہ ہغی کبنی پکار دہ چے زمونرہ پکبنی مشورہ واخلی، رائے واخلی کہ ستاسو خوبنہ شولہ نو تھیک دہ بہترہ خبرہ دہ، مونر د دے قوم د مستقبل، د فیوچر خبرہ کوؤ او دے کوئسچن کبنی ہم جی دغہ تقریباً مسئلہ چھیر لے شوے دہ۔ صرف گیلہ مے پہ یو خبرہ باندی دہ جی چے دا جواب ئے ما تہ کوم راکرے دے نو پہ دیکھنی لیکلی دی چے مونرہ د DFID نہ د Curriculum پہ مد کبنی ہیخ قسم خہ ہغہ دغہ نہ دے اخستے، دا زما سرہ اے دی پی بک دے جی او پہ دیکھنی (ہسی) چے کوم زمونرہ دغہ دے، "List of foreign aided projects" دے نو پہ ہغی کبنی د DFID د طرف نہ د Curriculum د پارہ دغہ شوے دے ورتہ، مطلب تعاون او امداد ورسرہ راغلے دے، پہ دیکھنی زمونرہ دا دغہ نشتہ دے، مونر پری تنقید نہ کوؤ خو مطلب دا دے چے جواب غلط راغلے دے۔ پکار دا وہ چے کوم خیز پہ حقیقت کبنی شتہ دے نو چے د ہغی مطابق جواب راکری، غلط جواب د پیار تمننت لہ پکار دہ چے دا رانکری جی۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تاسو جی دا ما لہ را کړئ، بہر حال زہ تاسو تہ دا دغہ DFID حوالہ سرہ دغہ کومہ چہ د DFID خو چہ کوم دا کارونہ دی، Conditional grants دی، یو خہ دی، بل خہ دی، د ہغہ دی او زمونہ د Curriculum Directorate of Teachers دا ٹیچر تریننگ دے او Director of Curriculum Education ایبٹ آباد کنبہ دے او اوس زمونہ نہ تیر حکومت یو Curriculum Authority جوہہ کړی وہ او ہغہ پہ دیکنبہ Place شوہی دہ، پہ دہ ایبٹ آباد کنبہ ہغہ ہم Place شوہی دہ۔ کہ تاسو ما تہ ډیتیل را کړئ چہ دیکنبہ زہ او گورم چہ خہ شے تاسو تہ غلط Provide کړے شوے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو د دوی سرہ ملاؤ شی، تاسو ډیتیل ور کړئ، نو چہ خہ وی نو عاطف خان بہ ہغہ ستاسو Redress کړی۔ کونسیجن نمبر 2048، مفتی فضل غفور۔

* 2048 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ڈگر کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے اور بچیاں گرمی اور سردی میں کھلے آسمان تلے پڑھنے پر مجبور ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سکول کی دوبارہ مرمت کیلئے کتنی رقم منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک اس پر کام کا آغاز ہو جائے گا؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ری کنسٹرکشن کی اے ڈی پی برائے سال 14-2013 بند ہو چکی ہے تاہم محکمہ نے PaRRSA کے ساتھ ڈی سی کی وساطت سے اس کی ری کنسٹرکشن کیلئے درخواست دی ہے اور PaRRSA کے انجینئرز نے سکول کا سروے بھی کیا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا جی ما چہ کوم سوال اوچت کړے دے جی، دا سکول گولز مڈل سکول دے او دہی چہ کوم بلڈنگ دے دا Damage دے او زما دا انتخاب نہ وروستو یو نیم کال خو ما تہ پتہ دہ چہ اوشو چہ دا ماشومان، دا ہلکان

سکول ته ځي او د ماسپينين نه وروستو ځي جي، دا جينکي، دا د هلکانو سکول ته ځي او د ماسپينين نه وروستو ځي۔ زما په خيال باندې نن سبا ماسپينين چې د هلکانو سکول چهتي شي نو بيا به يو گهنټه يا دوه گهنټي د پرهائې ټائم پاتي وي، ورځې لنډې دي، نو زما خو يو به دا گزارش وي چې هلته دوي له چرته يو Rented building hire کړي شي بالکل فوري طور، او دويم دا جي چې تاسو سره د ري کنسټرکشن کوم دغه دے نو په هغې کبني دا واچولې شي، دې اے ډي پي چې کوم سکيم دے جي۔

وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم: جي دا سکول 1971 کبني جوړ شوي وو، بيا په 1981 کبني بيا Further پکبني څه اپ گريډيشن شوي دے خو بهرحال بلډنگ ئے تههڪ نه دے او تاسو تههڪ وائي چې هغه دومره زور بلډنگ نه دے بهرحال کوالٽي ئے تههڪ نه وه نو هغه بلډنگ د دغه قابل نه دے او دوي چې څنگه او وئيل نو د هغوي سره بل يو پرائمري سکول دے نو په هغې کبني في الحال په سيکنډ شفټ کبني ماشومان هلته ځي خو اوس فوري دا کولې شو چې فوري به دوي له مونږه ان شاء الله تعاليٰ د غلته په Rent باندې يو بلډنگ نزديک واخلو زر ترزره او دويم نمبر دا چې په دې اے ډي پي کبني يا PaRRSA والا سره خبره کړي هم ده، بيا هم تههڪ کوو چې Permanent building د دوي زر ترزره جوړ شي او ان شاء الله تعاليٰ چې هغوي له فوراً په Rent باندې به بلډنگ واخلو جي۔
جناب سپيکر: کونسن نمبر 2102، عظميٰ خان، ميڊم عظميٰ خان۔

محترمہ عظميٰ خان: شکر يه مسٽر سپيکر۔ مسٽر سپيکر! آج ايڄنڊے پر ميرے پانچ کونسنز هيں اور مجھے ايڄنڊا آج صبح ملا ہے، تو پانچ کونسنز هيں دوپہ تو هيں Satisfied، هوں باقي تين کوميں Monday کو ڈيفر کرنا چاهتي هوں۔

جناب سپيکر: Monday، بيا به مونږ د خپل دغه مطابق ايډجسٽ کوو او د دوي نه ته مطمئن ئي؟

محترمہ عظميٰ خان: نه دا دوه نه جي، ڈيفر 2102، 2103 اور سر! 2104 اور 2105 سے

-Satisfied

جناب سپیکر: اوکے۔ 2104، محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ۔

* 2104 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) عبدالولی خان یونیورسٹی مردان میں گزشتہ دو سالوں میں مختلف کیڈرز کی آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ یونیورسٹی میں ریگولر، کنٹریکٹ اور ایڈہاک کی بنیاد پر کس کس کیڈر میں بھرتیاں کی گئی ہیں، ہر ایک کیڈر میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد، نام، پتے اور ڈومیسائل کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ یونیورسٹی میں مختلف کیڈر میں بھرتیاں کی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ عظمیٰ خان: مطمئن ہوں سر۔

جناب سپیکر: 2105، محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ۔

* 2105 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور یونیورسٹی میں گزشتہ دو سالوں میں مختلف کیڈرز کی آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ یونیورسٹی میں ریگولر، کنٹریکٹ اور ایڈہاک کی بنیاد پر کس کس کیڈر میں بھرتیاں کی گئیں، ہر ایک کیڈر میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد، نام، پتے اور ڈومیسائل کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ یونیورسٹی میں صرف ریگولر بنیاد پر مختلف کیڈر میں بھرتیاں کی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کو

فراہم کی گئی۔

محترمہ عظمیٰ خان: مطمئن ہوں 2108 And وہ بھی ڈیفرفر میں سے ہے۔

جناب سپیکر: تھیک شو۔ کونسل نمبر 2083، میڈم نجمہ شاہین، (موجود نہیں)۔ کونسل نمبر 2084،

میڈم نجمہ شاہین، (موجود نہیں)۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2083 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ میں ہائر سیکنڈری سکول مردانہ و زنانہ موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع کوہاٹ میں ہائر سیکنڈری سکول مردانہ و زنانہ کی تعداد اور ان میں پرنسپل، اساتذہ، کلیئر یکل سٹاف بمعہ کلاس فور سٹاف کی تفصیل سکول وائر فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ سکولوں میں پڑھنے والے بچے بچیوں کی تعداد بتائی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ایف اے ایف ایس سی کاریزلٹ کتنے فیصد رہا، کوئی پوزیشن ہولڈر بھی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ضلع کوہاٹ میں ہائر سیکنڈری مردانہ و زنانہ کی تعداد 16 ہے۔ مذکورہ سکولوں میں پرنسپل، اساتذہ، کلیئر یکل سٹاف بمعہ کلاس فور سٹاف کی تفصیل سکول وائر ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ سکولوں میں پڑھنے والے بچے اور بچیوں کی تعداد 1530 ہے جبکہ ایف اے ایف ایس سی کے دو سالوں کاریزلٹ %82 رہا ہے۔ سال 2013 میں عارف اللہ جی ایچ ایس ایس کبٹ نے 835 نمبر لیکر بورڈ میں تیسری پوزیشن اور فیضان اللہ جی ایچ ایس ایس کبٹ نے سال 2013 میں 813 نمبر لے کر بورڈ میں پانچویں جبکہ جہانزیب جی ایچ ایس ایس شکر درہ نے سال 2013 میں 798 نمبر لے کر بورڈ میں چھٹی پوزیشن حاصل کی۔

2084 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ کے مختلف سکولوں میں ایس ایس ٹی مردانہ و زنانہ کی تقریباً ایک سو ساٹھ پوسٹیں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ آسامیوں کو پر کرنے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، نیز گزشتہ سال 14-2013 میں کتنی آسامیاں پر کی گئی ہیں، ان کی تفصیلات بمعہ اخباری اشتہارات مہیا کی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) مئی 2014 میں 59 پوسٹیں این ٹی ایس کے ذریعے پر کی گئی ہیں۔ 140 پوسٹیں محکمانہ ترقی کے ذریعے پر کی گئی ہیں جبکہ 57 پوسٹیں زنانہ و مردانہ این ٹی ایس کے ذریعے مشتہر کی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ د مونیخ د پارہ بریک او د چانپ د پارہ، پہ نیمہ گھنٹہ کبھی ان شاء اللہ، نیمہ گھنٹہ پس۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چھٹی کی درخواستیں: محترمہ آمنہ سردار صاحبہ 28-11-2014؛ محترمہ مہر تاج روغانی صاحبہ 28-11-2014؛ جناب فضل حکیم صاحب 28-11-2014؛ جناب سردار ظہور صاحب 28-11-2014؛ میاں ضیاء الرحمان صاحب 28-11-2014؛ جناب صالح محمد صاحب 28-11-2014؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 28-11-2014؛ جناب خالد صاحب، ایم پی اے 28-11-2014؛ جناب عزیز اللہ صاحب، ایم پی اے 28-11-2014؛ جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب، ایم پی اے 28-11-2014؛ جناب راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 28-11-2014؛ میڈم نسیم حیات صاحبہ، ایم پی اے 28-11-2014؛ محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ، ایم پی اے 28-11-2014؛ جناب محمد علی ترکئی صاحب 28-11-2014؛ جناب جمشید صاحب، ایم پی اے؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ نگہت اور کزنٹی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت اور کزنٹی: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! آپ سے آج سے چار دن پہلے آپ کے چیئرمین بات ہوئی تھی اور میں نے کہا تھا کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتی ہوں تو آپ نے کہا تھا کہ تحریک التواء لے آئیں لیکن ابھی آپ کے سیکرٹریٹ سے پتہ چلا ہے کہ چونکہ یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے تو

اس پہ ہم تحریک التواء یا کوئی اور ایسی وہ نہیں لا سکتے ہیں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ ہی بات کرنا چاہوں گی آپ کے توسط سے کہ ملوڑی جو کرک کی ایک پائپ لائن مول کمپنی کی جس میں پٹرول اور گیس جو ہے، وہ وہاں سے آتی ہے اور یہاں پہ کچھ ایسے عناصر بہت بڑا ایک Hole سا بنا کے وہاں سے ایک لاکھ لیٹر روزانہ کا پٹرول جو ہے، خام پٹرول اس میں سے چرایا جاتا تھا اور آٹھ مہینے تک یہ سلسلہ جاری رہا اور اس کے بعد گیس جو تھی چونکہ پائپ سے گیس اور پٹرول جو ہے وہ اکٹھے آتے ہیں، گیس جو ہے وہ ہوا میں اڑ جاتی تھی اور اس کا تخمینہ جناب سپیکر صاحب! دس ارب روپے کی چوری ہے جس میں کہ ضلعی انتظامیہ، جس میں کہ پولیس کے کچھ اہلکار، جس میں کہ کچھ ہمارے سیاسی لوگ باقاعدہ طور پہ شامل ہیں۔ اس تیل کو پھر Refined کر کے پھر چھوٹے چھوٹے جو پٹرول پمپس ہیں، وہاں پہ بیچا جاتا تھا۔ جناب سپیکر! اس میں باقاعدہ طور پہ ایف آئی آر درج ہو چکی ہے لیکن ابھی تک اس کے بارے میں ہمیں کوئی بھی انکوائری سامنے نہیں آئی ہے، کوئی بھی ایسا مجرم سامنے نہیں آیا ہے کہ جو ہمارے اس غریب صوبے کے دس ارب روپے کی چوری گیس کی اور پلس ملا کر پندرہ بیس ارب روپے جو ہمارے چوری ہوئے ہیں اور اس میں مول کمپنی کے لوگوں کو جب Contact کیا گیا تو چونکہ مول کمپنی فارن کمپنی ہے، اس کے لوگ بھی اس میں ملوث پائے جاتے ہیں، تو جناب سپیکر! اگر اس پہ آپ اپنی کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! اس پہ اگر آپ ایک ریزولوشن لے کر آئیں پورے ہاؤس سے تو اس کا ایک فائدہ ہوگا، وہ زیادہ مؤثر ہوگی، تو آپ ایک ریزولوشن لائیں تاکہ ہم سب آپ کا ساتھ دیں، ٹھیک ہے۔ مولانا مفتی فضل غفور، آئٹم نمبر۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، ملک قاسم صاحب، ملک قاسم صاحب! دا خوشنا ایشو وہ چھی تا Raise کرے وے۔ ملک قاسم صاحب!

مشیر جیلخانہ جات: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب والا! دا میڈم چھی کومہ خبرہ اوکرہ دا بالکل حقیقت دے۔ دا د پاکستان دولت دے نو دومرہ وخت نہ دا اوپن چھی کوم دے، ریاض خٹک و OGDCL, MD, زہ خپلہ ورغلے ووم، مول ایم ڈی تہ ما خپلہ وئیلی دی او دغہ نمونہ دا کاروبار، بالکل، یعنی دا اوس زہ د چیف

سیکرٹری صاحب نہ راغلم، هغوی ته مې دا وئیلی دی، دا ټول خلق په دې خبر دی، زه نه پوهیږم چې دا دوی ملک ته، دا ملک د چا دے؟ دا زمونږ ملک دے چې دومره په وسیع پیمانې باندې دا نمونه غلا کیږی۔ پچیس گاری د شپې اوپن تیل، دا زمونږه د لاء منسټر صاحب او دا زمونږه یو علاقه ده، ته پته او کره د چا نه دا د چا نقصان دے؟ دومره ظلم دے۔ دا تههیک ده چې دا به وائی چې فیډرل سبجیکټ ده خو جی په دې باندې دا خصوصی، د دې هاؤس یو کمیټی مقرر شی او دا شے د بې نقاب شی چې بهی ولې دومره، چې شوک په دیکبني گناهار وی هغوی ته د کړی سزا ملاؤ شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

مشیر جیلخانہ جات: هغوی ته کړی سزا ملاؤ شی او زه دا تائید کوم۔ شکریه۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم و توانائی: مهربانی جی۔ دا مسئله زه مول کمپنی والا سره ملاؤ شوی ووم، Personally هغوی ما سره ملاؤ شوی وو، ما ته ئے تصویرونه بنودلی وو چې په کومه طریقه باندې، ډیر په Sophisticated طریقه باندې او هغوی ما ته وئیل چې یره داسې خو زمونږه خلق هم نشی کولې، هغوی څه 1500 PSI څه پریشر یادوؤ چې دومره پریشر باندې په هغې کبني بیا Break کول، هغې کبني سورے کول او د هغې نه بیا بوزرې (Bowzers) ډهکول مطلب هغه ډیر د هائی لیول یو دغه دے، زما به تاسو ته دا ریکویسټ وی چې یو قرار داد که اوس وائی که بیا وائی چې یو هائی لیول او مطلب د چیف سیکرٹری لیول نه لاندې نه، لاندې نه چې بنه په Highest level باندې په دیکبني انکوائری اوشی، که هر شوک دی، که سیاسی دے او که غیر سیاسی دے او که افسر دے او که بدمعاش دے او که هر شوک دے او که زمونږه د پارټی دے او که د هرې پارټی دے، (تالیاں) که زمونږ د پارټی دے، که د هرې پارټی دے، پکار ده چې په Highest level باندې چیف سیکرٹری په لیول باندې په دې باندې انکوائری اوشی او چې هر شوک د دې، او پکار ده چې بیا ورته دا هم او وائی چې، دې انکوائریز کبني اکثر دا مسئله وی چې انکوائری اوشی او هغه انکوائری بیا

غائبہ شی، دا بہ ورتہ ہم اووایو چچی پہ دیکبئی پہ میاشت کبئی دننه دننه انکوائری اوکری او واپس مونرہ تہ رپورت را اولیری، دا نہ چچی انکوائری کوؤ او شل کالہ انکوائری روانہ دہ، انکوائری نہ، ہغہ قرارداد کبئی پکار دہ چچی تاسو دا اووایی چچی انکوائری اوکری او واپس مونرہ تہ رپورت راکری۔

جناب سپیکر: زما خیال دے دیکبئی تاسو یو پراپر دغہ ډرافٹ کری او ہغہ بہ د ہاؤس طرف نہ متفقہ یو ریزولوشن راشی نو ہغی کبئی بہ ډیر Weight وی او د ہغی نہ پس بیا چچی شہ Formality وی، ہغہ بہ اوکرو ان شاء اللہ تعالیٰ۔ نو یو ریزولوشن تاسو پہ دے باندی چچی دے نو As a whole کبئینی او پہ دے باندی ریزولوشن تیار کری۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم و توانائی: پہ دیکبئی ہیخ قسم شہ باندی Compromise نہ دے پکار او مونرہ بہ کبئینو او پہ دے باندی بہ یو متفقہ ریزولوشن تیار کرو۔

جناب سپیکر: زما خیال دے عاطف خان چچی کومہ خبرہ اوکرہ پہ دے باندی Compromise بالکل نہ دے پکار، دا ډیر لوئی د قاسمی دولت چچی دے نو ضیاع دہ او ډیرہ غتہ پیمانہ باندی، پکار دہ چچی نیب ہم د دے نو تیس واخلی او دا چچی کوم زمونرہ اوس د احتساب چچی کوم ادارہ جوہہ کری دہ چچی پہ دے باندی دا اوگوری او باقاعدہ پہ دے باندی یو پورہ کاراوی اوشی او دا یو مثال جوہہ کری شہ نو دا د نیب او د قاسمی احتساب بیورو ہم یو Responsibility دہ چچی دا د ہغوی د پارہ 'مین' ایشو دہ خو بہر حال ریزولوشن تاسو راوری، ہغہ ریزولوشن باندی بہ دا کوؤ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: آٹم نمبر 07: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زہ بہ اول دا خیل کال اتینشن جی لہر Readout کری۔

پچھلے کئی مہینوں سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بونیر سمیت صوبہ بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں سپائٹائٹس سی ویکسین ختم ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا نادار مریضوں کو شدید

مشکلات کا سامنا ہے جبکہ اپنی ویکسی نیشن جاری نہ رکھ سکنے کی وجہ سے کئی مریض زندگی کی بازی بھی ہار چکے ہیں، اس پر فوری توجہ دی جائے اور ایوان کی توجہ اس اہم، فوری اور عوامی نوعیت کے مسئلے کی طرف لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! دایو ڈیرہ اہم مسئلہ ہے۔ دتیر و خو میا شتو راہسی ز مونر۔ پہ ڈ ستر کت ہید کو ار تیرز کبنی چہ خومرہ ہا سپتلز دی، پہ ہغہی کبنی د ہیپا تائیس سی ویکسین ختم شوی دی او نوے چہ کوم پر چیز شوے و نو پہ ہغہی بانڈی د کورٹ خہ معاملہ روانہ وہ چہ پہ دیکبنی یا گھپلا شوہی دہ یا د ڈی دا ستینڈر ڈ برابر نہ دے، کوالٹی ئے برابر نہ دہ خو ہلتہ ہغہ غریبانان مریضان کوم چہ ہغوی خیل کورس دا د خیل جیبہ نشی پورہ کولہی او پہ ہغہی بانڈی تقریباً د پچاس نہ واخلہ تر ستر ہزار پورہی د مختلف کمپنو د ہغہی مختلف ریتونہ دی نو زہ خو جی ہغہ الفاظو کبنی د ہغوی ترجمانی نشم کولہی، ما چہ پخپلہ بانڈی د کومو غریبو مریضانو د سترگو او بنکی لیدلی دی او زما د حلقہی درہی کسان جی ہغہ پہ دیکبنی د خیل ویکسی نیشن جاری نہ ساتلو د وجہی نہ ہغوی وفات شوی ہم دی۔ ما داسی واؤریدل چہ ہغہ بلہ ورخ ز مونرہ ہسپتال تہ خہ لہر مقدار کبنی چہ کوم دے دا راغلی دی، زما پہ خیال بانڈی دا د ڈی صوبہی د عوامو یو بنیادی حق دے او مونر۔ چہ پہ تیر کوم دور، چہ مونر ورتہ د ظلم دور وایو یا د بی انصافی دور وایو یا د ہر خہ دور چہ ورتہ وایو نو کم از کم دایو بنیادی او ضروری خیز چہ ز مونر۔ پہ ہسپتالونو کبنی کوم پہ اسائی سرہ ملاویدو نو پہ دہی دور کبنی دانہ ملاویری او خلق غریبانان ہغہ دا پخپلہ اخستلی ہم نشی او ڈیرہ لویہ مسئلہ ہے۔ امید دے ز مونرہ 'کنسرند' منسٹر صاحب ڈیر Talented سرے دے، ان شاء اللہ پہ دیکبنی بہ چہ کوم دے نو دوئی، خو زما بہ دوئی تہ دا گزارش وی چہ خیر دے کہ د کروڑونو روپو مونر۔ سودا کپڑی دہ خودیو انسان جان دا د پیسو سرہ نشی برابریدی جی، نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان! شہرام خان ستا پہ خبرہ پوہہ شو۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ د مفتی صاحب د خبری سرہ زہ Agree کوم۔ ہیپا تائیس د گورنمنٹ Commitment ہم دے چہ

ویکسین به ورکوی، Unfortunately چونکه په 2012 کښې چې کله ویکسین اخیستې شوی وو نو په هغې کښې بیا د نیب کیس وو او اوس هم په عدالت کښې دے او په هغې باندې کیس روان دے۔ څه ویکسین هغوی Seal کړی دی او څه چې کوم دے نو هغوی ریلیز کړل، هغه مونږ د ستری بیوټ کړی وو۔ دیکښې دوه قسم ویکسین دی جی، یو Conventional interferon دی او یو چې کوم دے نو Peg interferon دی۔ Peg interferon نه مونږ Recently چې کوم د بونیر دوی خبره کوی یا د نور د سترکتس نه چې کوم ریکویسټ راغله وو Along with tablets، هغه مونږ Provide کړی دی۔ Conventional interferon چې کوم دی نو هغه بالکل Shortage دے، هغی کښې 'مین' مسئله دا ده چې چونکه هغه کیس عدالت کښې دے، د کمپنی سره تقریباً آټه نو کروړ روپۍ د حکومت بندې دی۔ نن هم چې زه راتلم نو ما د ډیپارټمنټ سره میتنگ او کړو، هغوی وائی چې چونکه په دیکښې کیس روان دے، نیب زموږ هر څه Seal کړی دی، نو مونږ نور ویکسین تاسو له نشو درکولې، مونږ به تاسو له پیسې اوس واپس درکوو، په هغې باندې ما سیکرټری صاحب سره خبرې هم او کړې، Monday باندې پکښې زموږ میتنگ هم دے ان شاء الله چې څه طریقه کار مونږه اپناؤ کړو چې فوراً مونږه د دې Solution رااوباسو، یو۔ دویمه خبره دا ده جی چې Recently یو Invention شوے دے، ایجاد شوے دے چې د هیپاټائټس د پاره Tablets راوتې دی او په هغې کښې یو کمپنی د پاکستان چې کوم دے نو هغوی هغه کوالیفائی کړې ده۔ هغوی هغه Tablet جوړوی، فیدرل گورنمنټ د هغوی لس پینخلس ورځې کښې Approval هم اخلی، د هغې ریزلټس چې کوم ما اؤریدلې دی چې هغه د ویکسین نه زیات بڼه دی، نو مونږ به هغې طرف ته او د هغې د سټوریج هم څه مسئله نشته، نو هغې طرف ته مونږه د تلواراده لرو، ډیپارټمنټ حکومت، یو دا ده۔ دویمه خبره دا ده جی چې کوم ویکسین راځی او کوم راروان دی چې په کوم باندې کیس دے، د هغې د وجې نه ټولو نه زیاته مسئله ده۔ مونږ په Monday باندې دا Decision اخیستو والا یو هغوی سره مونږ وئیل چې تاسو مونږ ته فنډ او وایی چې کوم کوم ځانې کښې د کوم قسم ویکسین Shortage دے او هغه مونږه ریگولر بجټ نه څنگه طریقه سره په Fast track باندې مونږه

اخستې شو۔ ترڅو پورې چې دا کيس فائل شوے نه دے يا چې هغوی مونږ ته کومې پيسې را کوی چې آيا Alternative مونږه چې دے نو په هغه پيسو باندې په کومه طريقه بيا څومره تيزی سره مونږ ميډيسنز اخستې شو۔ زه د دوی د خبرې سره اتفاق هم کوم او د هغې د پاره حکومت، ډيپارټمنټ لگيا دے ان شاء الله بالکل Focus دے، يو څو ورځو کبني به د دې Solution راوځي ان شاء الله جي، دا تسلي د ساتي ان شاء الله۔

مولانا مفتي فضل غفور: محترم سپيکر صاحب!

جناب سپيکر: هاں مفتي صاحب۔

مولانا مفتي فضل غفور: زه جي شكريه ادا کوم د منسټر صاحب او "دير آيد درست آيد" والا مسئله ده جي، نو خير دے څلور پينځه مياشتې پس ورته د دې فکر راغے هم ډيره لويه خبره ده خو کوم چې Conventional interferon دی جي، که دا په Emergency base باندې تاسو کم از کم چې دا کوم سيريس مريضان دی او ډير غريبانان دی لکه 1300 Patients زما سره په بونير کبني رجسټرډ دی، نو ظاهره خبره ده چې د پا کو او بو چې کوم دے نو منسټري خود شاه فرمان صاحب سره ده او هغوی د "اب نهیں ٽوکب" والا فارمولې مطابق چې کوم دے نو هغه فنډ ډسټري بيوت کرے دے نو مونږ له خود د پا کو او بو بندو بست نه کوی خو چې کم از کم هغه کوم خلق چې د نورو او بو د استعمال د وجې نه د زيري مريضان شو نو د هغوی د پاره د دوايي بندوست خو پليز تاسو چې کوم دے نو اوکړئ، مونږ ريکويست کوؤ تاسو ته جي۔

جناب سپيکر: جي شيرام خان!

سينيئر وزير (صحت): سپيکر صاحب! زه بيا دا وایم چې دا خبره مونږ ته د مخکبني نه هم پته وه "دير آيد درست آيد" ايم پی اے صاحب خبره او کره، مونږ ته د مخکبني نه پته وه خو عدالت کبني د کيس د وجې مونږ چې کوم دے نو هغې کبني څه Movement نشو کولې۔ اوس چې په هغې باندې Clarity راغله چې یره مونږ تاسو ته پيسې واپس کوؤ نو مونږ اوس دا سوچ لرو چې يو خود دوی مونږ ته پيسې واپس کوی په څه وجه باندې نو په هغې باندې مونږ څه قسم Steps اخستې شو۔

بل دا ده چي په Fast track مونږ څنگه ميډيسنز Provide کړو؟ په Monday باندې به مونږه دا Decide کوو ان شاء الله، بڼه ريزلټس به وی ان شاء الله او دا مونږ په Priority باندې کوو جی۔ تهينک يو۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA. Not present, it lapses.

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منعم صاحب، فرمائیں جی۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، شہرام خان دا پروگرام کرمے دے خو دیکبني یو ارب دوئی اوس ریلیز کړی دی۔ زه وایم که دوئی هسپتالونو ته او وائی او دیکبني ایمرجنسی بنیاد باندې دا واخلی او دا نورې پیسې چې واپس شوې دی، که بیا هغوی ته هغه کړی ولې چې خلق ډیر دغه شو او پیسې تاسو ډیر شے ورکړی دی۔ زما په ضلع کبني چه کروړ روپي پرته دی نو که تاسو دیکبني ډائریکټیوز ورکړی او مونږ ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: منعم خان! دا خو ته ورته هسې هم وئیلې شے۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: نه نه، خیر ستاسو وینا، بیا تاسو وایئ تاسو پته جرگه او کړه کنه۔

جناب سپیکر: دا ورته هسې هم وئیلې شئ، بس هغه ستا خبره واؤریده۔ شہرام خان تا سره ډسکس به کړی ورسره۔ اچھا جی۔ گورنمنټ هم ریکویسټ کرمے دے او ما ته اپوزیشن لیډر هم ریکویسټ کرمے وو چې هغوی د ډي ډ پارہ او دا نور هم نو دا آنتیم نمبر 8، 9، 10، 11، 12 او 13 دا چې دے نو مونږه پینډنگ کړو، 'نیکسټ' ایجنډا کبني به دا مونږه راوړو۔

این ایف سی ایوارډ پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ کا پیش کیا جانا

(دوسری ششماہی رپورٹ جنوری تا جون 2013)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, to please lay on the table of the House, the report on 2nd Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: I beg to lay the same report on the table.

Mr. Speaker: It stands laid. Mr. Sikandar Khan Sherpao, Item No. 15

سڪندر خان خونسئنه، مؤور هغه دے نو يا خو مونڙ دا او ڪرو چي دا مونڙ.

پينڊنگ ڪرو چي ڪله، (مفتي سيد جانان سے) مولانا صاحب! شه مو خيال دے؟

زما مطلب دے چي پينڊنگ ئے ڪرو د Detailed discussion د پارہ،

He is the mover.

مفتي سيد جانان: او جي، پينڊنگ ئے ڪري.

Mr. Speaker: Pending. The sitting is adjourned till 02:00 pm of Monday afternoon.

(اجلاس بروز سوموار مورخه ١٤ ذيقعد ١٤٣٦ھ بعد از دوپہر دو بجے تک ڪيلئے ملتوي هو ڪيا)